

## 31796-اسلام قبول کرنا چاہتی ہے لیکن ماں اور نافی کی خلافت درپیش ہے

سوال

میں گیارہ برس کی عمر سے اسلام قبول کرنے کا سوچ رہی ہوں اور اب میری عمر پجودہ برس ہو چکی ہے مجھے یقین کامل ہے کہ اس زندگی میں یہی اسلام ہی چاہتی ہوں۔  
میں ملک نماز اور سورۃ الفاتحہ سیکھ چکی ہوں اور نماز پڑھنے کی کوشش کی ہے لیکن نماز کی کیفیت میں مجھے تشویش ہے کہ وہ کس طرح ہو گی، اور میں نے اپنا اسلامی نام بھی چن رکھا ہے۔  
میں نے اپنے اعتقادات کے بارہ میں والدہ کو بھی بتایا ہے لیکن وہ یقیناً یسائی ہونے کی بنا پر میرے قبول اسلام کی خلافت کرتی ہے۔

میری کوئی سیلی اور دوست مسلمان نہ ہونے کی بنا پر مجھے کوئی نصیحت کرنے والا نہیں ہے، میری والدہ مجھے کہتی ہے کہ سولہ برس کی عمر تک انتشار کرو لیکن فی الحال مجھے گر جائیں جانا ضروری اور واجب ہے۔

میں اسلام قبول کرنے کے لیے بالکل چیار ہوں اور ہر دفعہ میں اپنی نافی کی بات یاد کرتی ہوں جو ہمارے ساتھ ہی رہتی ہے اس کا کہنا ہے کہ میں ان کے لیے تنگی اور مشکلات کا سبب بنوں گی اس لیے کہ وہ بربادی نہیں ہیں، ان کی یہ بات مجھے بہت پریشان اور تنگ کرتی ہے، لیکن میں ان کے سامنے اونچی آواز سے بات نہیں کرنا چاہتی کیونکہ مجھے علم ہے ان کا ادب و احترام نہ کرنا خلاف اسلام ہے۔

میں اپنے دوستوں و احباب کے لیے وضاحت سے اپنے اعتقادات کا اعلان کرنا چاہتی ہوں لیکن میری نافی کہتی ہے کہ اس بنا پر لوگوں کے ساتھ میرا معاملہ مختلف ہو جائے گا اور میں لوگوں کی نظر و میں گر جاؤں گی۔

اس بنا پر میں نے کی بارچور چھپے اسلام قبول کرنے کا سوچا لیکن میں پھر اکیلے مسجد نہیں جا سکتی اور نہ ہی میں پرده کر سکتی ہوں اور سکول والے مجھے نمازیں بھی ادار کرنے نہیں دینگے مجھے یہ علم نہیں کہ میں کیا کروں؟ آپ سے گزارش ہے کہ میرا تعاون کریں۔

پسندیدہ جواب

آپ کا سوال ہمارے لیے آج صبح بہت خوشی کی خبریں لایا اور ہمارے سینہ کو ٹھنڈا کر دیا، ہم نے جو کچھ بھی آپ کے سوال میں پڑھا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر و حمد ثنا ہے۔

جن مشکلات سے آپ دوچار ہیں ہم انہیں سمجھ چکے ہیں، اب ہم آپ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کو درپیش مشکلات کا حل پیش کرتے ہیں۔

ہمیں بہت تعجب اور خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے نماز اور سورۃ الفاتحہ یاد کر لی ہے حالانکہ آپ کی زبان انگلش ہے، اس پر بھی تعجب ہے کہ آپ نے گیارہ برس کی عمر میں یہی اللہ تعالیٰ کو معرفت حاصل کر لی، اور تین سال بعد پجودہ برس کی عمر نے آپ نے اسلام کے بارہ میں یقین و اطمینان حاصل کر لیا، ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کو یہ کہتے ہیں :

انسان جب کسی چیز پر ایمان لاتا ہے تو وہ اس کے لیے قربانی دینے پر بھی تیار ہوتا ہے، تو پھر اگر وہ چیز اللہ تعالیٰ کی توحید، اور اس کی عبادت، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیر وی اور سب احکامات کی تفہیم کیوں نہ ہو گی، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت تو یہ قربانی بہت ہی بڑی ہو گی۔

اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں بتایا ہے کہ جنت مشکلات اور ناپسندیدہ اشیاء کے گھر میں ہوئی ہے، جس کا معنی یہ ہوا کہ ہمارے لیے جنت کے راستے میں مشکلات و ناپسندیدگی اور مصائب آئیں گے اور مشقت برداشت کرنی پڑے گی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ سامان بڑا قسمی اور اس کی لعمتیں بہت بڑی ہیں جو ختم ہونے والی نہیں اس میں زندگی ہمہ کے لیے ہے اور اس کی لذتیں دائیں ہیں، لہذا حقیقی مسلمان ہر وقت اس فانی دنیا کے زائل ہونے والے بہت سے امور کی ان نعمتوں کے لیے قربانی دینے پر تیار رہتا ہے۔

اس میں ہر وقت یہ استعداد ہونی چاہیے کہ وہ ان نعمتوں کے حصول کے لیے لوگوں کی طرف سے دی گئی تکلیف برداشت کرے اور ان کے سب و شتم اور تنقید اور مذاق و ٹھٹھا پر صبر کرے۔

اس موضوع میں ایک اور بہت خوبصورت امر یہ ہے کہ جب بھی اسے تکلیف آئے اور وہ اس پر صبر کا مظاہر کرے تو اللہ رب العالمین کے ہاں اس کا اجر و ثواب زیادہ اور درجات میں بلندی ہوتی ہے، بلکہ اس کا ایمان زیادہ اور مزید قوی ہوتا ہے اور وہ ناپسندیدہ اشیاء پر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے صبر کرتے ہوئے لذت محسوس کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کی مٹھاس لوگوں کے غصب اور ان کی تکلیف و تنقید کی کڑواہٹ کو بخلافیتی ہے، اور اگر وہ لوگوں کے کچھ مذاق و سخزی یا پھر تنقیدی کلمات سنے تو اگر وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے برداشت کر لے تو اسے کیا ہے۔

اور وہ ان سب کو برداشت کرنے میں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر ایمان رکھتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں کیا ہے :

**۔(اور اچھا نجمِ مشیوں کے لیے ہی ہے)۔**

اور وہ اس کا علم رکھے کہ صبر اللہ تعالیٰ کی مدد و تعاون سے حاصل ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے مدد و تعاون اور شاہت قدمی طلب کرے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

**۔(آپ صبر کریں اور آپ کا صبر تو اللہ تعالیٰ کی مدد و تعاون سے ہی ہے)۔**

اور پھر وہ انسان لوگوں کے لیے حق کا اعلان کرنے میں مستعد اور تیار ہے ان میں جو راضی ہوتا وہ راضی اور جو اسے ناپسند کرتا اور ناماراض ہوتا ہے ناماراض ہوتا پھرے، اور اگر وہ حق کو قبول نہ کریں تو وہ ان سے اعراض کر لے اور انہیں چھوڑ دے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ہے :

**۔(آپ کو حکم دیا جاتا ہے اسے علانیہ طور پر بیان کر دیں اور مشرکوں سے اعراض کر لیں)۔**

اور فرمان باری تعالیٰ ہے :

**۔(اور جاہلِ قسم کے لوگوں سے اعراض کریں)۔**

بلاشہ عزیز واقارب کی تنقیدی اور جرح والی باتیں دل پر بہت گراں گزرتی ہیں اور یہ اسلام سے بھی زیادہ سخت واقع ہوتی ہیں، لیکن جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے اجر و ثواب کو سامنے رکھے یہ سب کچھ اس کے لیے آسان بن جاتا ہے اور وہ اپنے راہ پر چلتا ہوا ان کی طرف التفات اور دھیان بھی نہیں دیتا اور نہ ہی وہ ترد او رشک کا شکار ہوتا ہے۔

اس توضیح کے بعد ہم آپ کے سوال کا جواب مندرجہ ذیل نقاط میں دیتے ہیں :

اول :

آپ نے اپنی نافی کے سامنے اونچانے بول کر بہت اچھا کیا ہے اس لیے کہ والدین اور دادا دادی اور نانا نافی کا احترام کرنا دین اسلام میں واجب ہے۔

دو میں :

حتی الامکان آپ گر جانے جائیں بلکہ جانے سے انکار کریں، اس لیے کہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر اور شرک علایم طور پر پایا اور باطل دین کا سر عالم پرچار کیا جاتا ہے۔

اور اس لیے کہ آپ عورت ہیں آپ پر مردوں کی طرح مسجد میں جانا واجب اور ضروری نہیں، اور آپ اگر مسجد نہیں جاتی تو آپ گناہ گار بھی نہیں ہوں گی اس لیے کہ عورت کے لیے نماز پڑھنے کی سب سے افضل جگہ اس کا گھر ہے۔

سوم :

آپ حتی الوضم پر دکرنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں تکلیف برداشت کریں، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ پانچ نمازیں اپنے وقت ادا کرنے پر صبر کریں، آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ یہ سب نمازیں سکول کے وقت سے تعارض نہیں رکھتیں۔

اگر آپ غیر کی نماز طلوع غیر کے بعد ادا کر کے سکول چل جائیں تو آپ سکول میں ظہر کی نماز عصر کے وقت سے قبل تک پڑھ سکتی ہیں، اور آپ کو اس کا وقت پیر یڈ کے درمیان وقظ میں مل جائے گا، یا پھر پانچ کے وقت پڑھ لیں اور یا پھر سکول سے گھر واپس آ کر صرف اتنی بات ہے کہ آپ ظہر کی نمازوں وال شمس کے بعد عصر کا وقت داخل ہونے سے قبل پڑھیں۔

چہارم :

جب آپ لوگوں سے معاملات اچھے کریں گی تو بالآخر آپ ان کو اپنے ساتھ مالیں گی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ان کی نظر وہ سے نہیں گریں گی۔

پنجم :

اسلام قبول کرنے اور اس میں داخل ہونے میں دیر نہ کریں اور اس میں ایک لمحہ بھی انتظار نہ کریں اس لیے کہ آپ کو علم نہیں کب موت آجائے، تو آپ کلمہ شہادت پکارا ٹھیں، اور نماز کی پاندی شروع کر دیں تو آپ اس کی رکعت اور اوقات اور اذکار کو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یاد کر لیں گی۔

توجب آپ اسلام قبول کرنے کے لیے تیار ہیں الحمد للہ اس میں آپ کو اپنے ماں اور نانی کی موافقت کی کوئی ضرورت ہیں اور نہ ہی آپ اسلام قبول کرنے میں انکی اور ان کے علاوہ کسی اور کی محتاج ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دین اسلام کی پیروی کرنے کا حکم دے رہا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اوْرَحْ بِنِي اِسْلَامَ كَمَا لَوْهُ كَوْنِي اُور دِيْن مُتَلَّا شَكَرْتَاهُ پَهْرَرَے گا اس کا وہ دِيْن اس سے قَوْل نَهِيْنَ کِيَا جائے گا﴾۔

ششم :

آپ دوستی اور سیلیوں کے لیے مسلمان بھنوں کو تلاش کریں اور ان سے دوستی کا نہیں تاکہ وہ آپ کی دین اسلام کی تعلیم میں مددگار ثابت ہوں، اور آپ اس پر ثابت قدم رہیں۔ ہم ذیل میں لندن کے اند ملک اسلامی کا ٹیلی فون نمبر درج کرتے ہیں تاکہ آپ وہاں سے عورتوں کے دروس کا شیدوال حاصل کر لیں ہو سکتا ہے کہ آپ اس جگہ سے اپنی ابتداء کر لیں اس لیے کہ آپ برطانیہ میں رہائش پزیر میں مجلس اسلامی لندن کا ٹیلی فون نمبر یہ ہے: (7369060).

اور آندر میں ہم ایک دفع پھر آپ کے سوال سے اپنے سر و خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اور آپ کو سعادت مندی کی زندگی اور دین خیف اور اسلام کے ساتھ میں خوبصورت اور روشن مستقبل کی خوشخبری دیتے ہیں، اور ہم آپ کا ہر قسم کا تعاون کرنے پر تیار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا اور محبت کا سبب ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ جی سید ہے راہ کی حدایت اور راہنمائی کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔